جناب فضل احمد کریم فضلی

جہاد نامہ

پلا ساقیا بادۂ زندہ باد — کہ قسمت سے آتا ہے وقتِ جہاد
مجاہد کی ہوتی ہے ہر طرح عید — وہ جیتا تو غازی، مرا تو شہید
ہوا اور بھی مر کے زندہ شہید — خود اس کا ہے شاہد کلامِ مجید
شہیدوں کی ہے زندگی تابناک — خدا اُن کو دیتا ہے خود رزقِ پاک
وہ زندہ ہیں ہم سے زیادہ مگر — نہ دیکھیں تو اپنا قصورِ نظر
مبارک مسلماں کو ہو یہ جہاد — مقابل ہے پھر کافرِ بدنہاد
نئے ساز و ساماں پہ ہے اعتماد — بہت اپنی تعداد سے بھی ہے شاد
کیا ہے بپا اس نے فتنہ فساد — چکانے چلا ہے پرانا عناد
کہاں اپنے برتے پہ اتنی اکڑ — بڑی دور تک اس اکڑ کی ہے جڑ
دیا اس کو چکمہ، کہا اس سے جھوٹ — کبھی یوں ہوا ور پڑا پھوٹ پھوٹ

برہمن کا ہے دھرم بھاکھا کرے
ملے جس طرح جو بھی مانگا کرے

اکے واہ رے میرے مٹی کے شیر — نہ تھا اس سے پہلے تو تو یوں دلیر